

محدود سے لامحدود

زندگی دراصل ہے کیا۔ یہ حقیقت ہے یا سراب، صحراء ہے یا خل۔ ابتداء کیا ہے۔ اسکی کوئی انتہا ہے بھی کہ نہیں۔ اگر یہ خواب ہے تو پھر موت کس امر کا نام ہے۔ موت واقعی زندگی کے ختم ہونے کا ایک نکتہ ہے یا یہ کسی اور نگر میں کوچ کرنے کا آغاز۔ موت، زندگی ہے یا حیات، موت کا دوسرا رخ ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہے۔ انسان کا کائنات سے کیا تعلق ہے۔ کیا کائنات ہمارے لیے تحقیق کی گئی ہے یا ہم تمام انسان، اسکی گرفت میں ہیں۔ ہم ساکت ہیں یا کائنات۔ اس میں سے متحرک کون ہے اور جامد کون۔ کیا سب کچھ حرکت کر رہا ہے یا سب کچھ منجمد ہے۔ اگر سب کچھ دائرے میں گھرا ہوا ہے تو پھر یہ دائرہ کیا ہے۔ اس دائرہ کو کیسے عبور کیا جا سکتا ہے۔ کیا انسان لیتا ہوا انسان، اس نظر نہ آنے والے دائرے کا اسیر ہے یا یہ دائرہ اسکی ذہنی طاقت کے سامنے بے بس ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہے۔ میرے مالک۔ یہ سب کچھ کیوں ہے۔

کیا روح بدن کا مرکز ہے۔ یا جسم، روح کو سنبھال کر رکھتا ہے۔ ان دونوں کا دراصل باہمی تعلق کیا ہے۔ کوئی تعلق ہے بھی یا نہیں۔ کہیں یہ ایک دوسرے کی ضد توانی ہیں۔ روح کو سمجھنا، انسانی عقل سے بالاتر ہے یا اسکا ادراک ہو سکتا ہے۔ کیا روح کو جانے اور پہچاننے کی کوئی ضرورت ہے بھی کہ نہیں۔ یا ہمارے لیے ایک پل کا خواب ہے۔ کیا روح، انسانی جسم اور شعور کو بالادستی عطا کرتی ہے۔ یا یہ معاملہ بالکل الٹ ہے۔ کیا انکا کوئی باہمی تعلق ہونا بھی چاہیے یا نہیں۔ ہم دنیا میں آمد سے پہلے کہاں تھے۔ ہمیں وہ مرحلہ یاد کیوں نہیں ہے۔ یاداشت اتنی محدود تر کیوں ہے۔ یاداشت کی ضرورت ہے بھی کہ نہیں۔ کیا دنیا میں وارد ہونے سے پہلے ہم کسی اور دنیا کے مسافر تھے۔ یا مکین تھے۔ یا ہم صرف بھٹک رہے تھے۔ ہم سب اجتماعی طور پر مرکز سے دور تھے یا مرکز کو ہم سے قصد اور رکھا گیا تھا۔ کیا زندہ ہونے سے پہلے، ہم وقت کی قید میں تھے یا وقت ہمارے سامنے سجدہ ریز تھا۔ وقت کی اصل تحقیقت کیا ہے۔ کیا زمانہ اور وقت ایک دوسرے کی ضد ہیں یا پھر ایک ساتھ ٹھنڈے دریا میں ایک ساتھ چلنے والی آبی دھارے۔ کیا وقت بذاتِ خود اتنا طاقتور ہے کہ زمانے کو تبدیل کر دے۔ اگر زمانہ اہم ہے تو پھر وقت کی کیا تحقیقت ہے۔ وقت ہے بھی کہ نہیں۔ اسکا وجود موجود ہے یا یہ انسان نے خود پیدا کیا ہے۔ کیا وقت، زندگی، موت، روح، جسم آپس میں ایک توازن کے ساتھ بیت رہے ہیں۔ یا یہ سب کچھ آپس میں کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ یہ اپنے اپنے طور اور مدار میں مکمل آزاد ہیں۔ کیا یہ ایک دوسرے کے اثر کو بھی زائل کر سکتے ہیں۔ ہزارہا سال سے چلنے والا یہ گورکھ دھندا دراصل کس چیز کا نام ہے۔ اسکا مقصد کیا ہے۔ سوال یہ بھی ہے کہ کیا ہمیں اس الجھاؤ سلبھانے کی ضرورت ہے۔ اسے عقل سے زیر کرنے کو کوشش کرنی چاہیے۔ یا یہ الجھاؤ ہے ہی اسی لیے، کہ اسے سلبھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیا یہ سب کچھ ہماری عقل سے باہر ہے۔ یا یہ سب کچھ عقل کے اس حصہ میں مقید ہے، جسکے متعلق ہم نہیں جانتے۔ کیا انسانی دماغ واقعی اس گھم بیگھتی کو سلبھا سکتا ہے۔ یا یہ سب کچھ بنایا ہی اسی لیے کہ اسے سلبھانے کی نوبت ہی نہ آئے۔ میرے مالک، یہ سب کچھ کیا ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ

کیوں ہے۔

اگر جسم پر گھاؤ آتا ہے، خون رستا ہے، تو کیا روح بھی گھائی ہوتی ہے۔ روح کے زخمی ہونے کا عمل کیا ہے۔ کیا وہ جسم کو چھوڑ دیتی ہے یا پھر زخمی حالت میں جسم کو توانائی بخشتی ہے۔ روح کا جسم سے کس طرح کا تعلق ہے۔ یہ غالب ہے یا مغلوب۔ یا یہ دونوں کیفیتوں سے مبراء ہے۔ جسم کا علاج، روح کی کنجی میں ہے یا روح، جسم کے ساتھ گزار کر رہی ہے۔ یہ انسانی بدن کیوں چھوڑ دیتی ہے۔ کیا روح کو انسانی زندگی سے کوئی رغبت نہیں۔ محبت نہیں۔ کیا یہ ماجرا تو نہیں کہ روح دراصل جسم کی ضد ہے۔ اس سے نفرت کرتی ہے۔ نفرت نہیں تو شائد انیست نہیں رکھتی۔ مگر روح اور جسم کے مابین توازن کون پیدا کرتا ہے۔ یہ ہوتا کیونکر ہے۔ کیا اس توازن کی کسی قسم کی کوئی ضرورت ہے بھی کہ نہیں۔ اس بندھن کی کوئی حقیقت ہے یا کہ یہ سب کچھ اشارے ہیں۔ رمزیں ہیں۔ گھنیاں ہیں۔ اگر یہ راز ہے، تو کیوں ہے۔ اسکو کون، ہمارے سامنے کھول کر رکھے گا۔ کیا ہمارے پاس کوئی ایسی استطاعت ہے کہ ہم اس روح اور جسم کے توازن کو زیر کر سکیں۔ کیا یہ ہمارے اوپر مکمل طور پر حاوی ہیں۔ کیا ہم مسخر ہو چکے ہیں۔ یا کائنات کے رازوں کو تفسیر کر رہے ہیں۔ یہ اگر راز ہیں تو کیوں۔ نہیں کھول کر ہمارے سامنے رکھا کیوں نہیں گیا۔ کیا یہ تو نہیں، کہ سب کچھ ہی اندر وون حیرت ہے اور اسکے باہر کچھ بھی نہیں۔ مگر یہ حیرت اور سنجیدگی کامل اپ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکر۔

کیا جو کچھ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ وہ سب کچھ اصل ہے یا کسی اور دنیا کی نقل ہے۔ اصل اور نقل اپنی حیثیت میں دراصل ہیں کیا۔ ہمارے دیکھنے کی قوت اگر اتنی محدود ہے تو پھر اسے لامحدود کیسے کیا جا سکتا ہے۔ قوتِ بصارت قطعی ہے یا مفروضہ۔ کیا یہ تو نہیں کہ ہمیں کچھ بھی دیکھنے کی اجازت ہی نہیں ہے۔ یہ اجازت کیونکر ملتی ہے۔ کون دیتا ہے۔ دیتا بھی ہے یا سب کچھ محض اتفاق ہے۔ شائد حادثہ ہے۔ وہ جو ہمیں نظر نہیں آ رہا، اسکی حقیقت کیا ہے۔ نظر آنا ضروری ہے یا نظر نہ آنا ہم ہے۔ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں یہ کہیں صرف اور صرف نظر کا دھوکہ تو نہیں۔ کیا ہم خود اپنے آپ کو دھوکہ تو نہیں دے رہے۔ اگر یہ دھوکہ ہے تو اسے حقیقت میں کیسے بدلا جا سکتا ہے۔ حقیقت کے بذاتِ خود کچھ معنی ہیں یا یہ بھی بے وقت اور بے حقیقت ہے۔ کہیں یہ تو نہیں کہ دراصل حقیقت کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ ہمیں جو دکھایا جاتا ہے، ہم اسکو کیا تشکیم کریں۔ خواب، سراب، مادیت یا موجود۔ پھر یہ موجود کیا ہے۔ کیا یہ تو نہیں کہ اصل مقصد ہی ناموجودی ہے۔ وجود کا ہونا کسی قسم کا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بلکہ اصل سچ تو ناموجود ہونا ہے۔ پرنا موجود کو پہچانا کیسے ممکن ہے۔ کیا قدرت کے اصولوں میں ناموجود ہی اصل چیز ہے۔ وجود اور بے وجود، کیا ایک ہی تو نہیں۔ یہ تو نہیں کہ بے وجود ہونا، حد درجہ اہم ہے۔ مگر کس کیلئے۔ کیا زندگی کیلئے، یا لامحدود حیات کیلئے۔ کیا یہ تو نہیں، کہ ہمیں وجود میں لا کر ہماری تحریر کی گئی ہے۔ ہمیں لامحدود سے محدود کر دیا گیا ہے۔ ذہن، زندگی کیا اسی لامحدود کیلئے کا جزو ہے۔ اسکا حل ہے، یا سب کچھ اسکی نفی ہے۔ کیا یہ تو نہیں، کہ لامحدود دراصل حد درجہ محدود ہے اور محدود کا کوئی کنارہ ہے ہی نہیں۔ وقت کی لہریں اسے اپنے ساتھ لیکر چلتی ہیں۔ اسے سدھارتی ہیں اور ایک خاص شکل میں ہمارے سامنے لانے کی کوشش کرتی ہیں۔ وقت خود گردش میں ہے یا گرفت میں۔ یہ سمندر ہے یا صرف ایک ندی۔ ایک لہر یا شائد ایک معمولی ساتالا۔ وقت کے پیچھے کون ہے۔ کیا وقت کی طاقت کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ کیا اسے خاموش کیا جا سکتا ہے۔ کیا وقت کی گھانی کو عبر کیا جا سکتا ہے۔ یہ گھانی

ہزاروں سال پرانی ہے، یا لاکھوں برس، یا کروڑوں سال۔ اس گھانٹی کی گہرائی کتنی ہے۔ اس پر پل ہے بھی کہ نہیں۔ پل کی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ کہیں ایسے تو نہیں کہ انسانی روح، وقت کی گھانٹی کا پل ہے۔ اگر یہ پل ہے، راستہ ہے۔ تو پھر ہمیں کس طرف لیجا یا جارہا ہے۔ سمت واقعی راز ہے یا یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ کہیں یہ تو نہیں، کہ سمت مکمل طور پر بے معنی ہے۔ اسکا وجود ہی نہیں ہے۔ کیا وقت انسانی قافلہ کی رہنمائی کر رہا ہے۔ یا یہ قافلہ کے پیچے پیچھے ہاتھ باندھے چل رہا ہے۔ کیا یہ تو نہیں کہ وقت ساکت ہے اور انسانی قافلہ حرکت میں ہے۔ یادوں ساکت ہیں۔ یادوں حرکت میں ہیں۔ ان میں سے کون ہے جسکی رفتار تیز ہے۔ رفتار کے معنی کیا ہیں۔ کیا ایسا تو نہیں کہ رفتار دراصل ساکت رہنے کا ایک دوسرا نام ہے۔ وقت، کیوں انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کیا یہ تو نہیں ہو رہا کہ دراصل انسانی زندگی، وقت کو تبدیل کرنے کی مشکل طاقت رکھتی ہے۔ کیا ان میں توازن ہے۔ اگر ہے تو کیوں ہے اور اگر نہ ہو، تو پھر کیا ہو جائیگا۔

زمانہ کس چیز کا نام ہے۔ ہم زمانے میں رہتے ہیں یا زمانہ ہمارے اندر گھوم ہے۔ مقید ہے۔ جسے ہم زمانہ قرار دے رہے ہیں، وہ صرف اور صرف فریب نظر ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہم سب کہاں رہ رہے ہیں۔ کس دور میں ہیں۔ مگر دور بالآخر خود کیا امر ہے۔ یہ ہمارے ارد گرد ہے یا ہم اسکے گرد دائرے میں گھوم رہے ہیں۔ کیا زمانہ ہمیں آگے کی طرف لیجا رہا ہے۔ یہ تو نہیں کہ انسان اسے اپنے ساتھ پیچھے کی طرف دھکیل رہا ہے۔ دور اور زمانہ میں فرق کیا ہے۔ کیا یہ بدلتے ہیں یا بالکل مجدر ہتھیں ہیں۔ اگر یہ حرکت میں نہیں ہے تو پھر اسے کس طرح متحرک کیا جا سکتا ہے۔ کہیں یہ تو نہیں کہ وقت، زمانہ، دور، سب کچھ ایک ہی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔ پھر رات کیا ہے اور دن کا کیا مطلب ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جسے ہم روشن دن گردانتے ہیں، وہ صرف اندھیرہ، ہی اندھیرا ہے اور رات کی تاریکی دراصل بصیرت کی وہ آنکھ کھولتی ہے، جسکے سامنے ہر چیز سرگوں ہو جاتی ہے۔ بصیرت کو روشنی کی ضرورت ہے یا اندھیرے کی۔ تو پھر کیا یہ دونوں ایک دوسرے کے متضاد چلتے ہیں۔ یا یہ بالکل ایک جیسے ہیں۔ صرف شعور کی آنکھ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پھر شعور مختتم ہے یا لا شعور۔ شعور سے لا شعور کا سفر فانی ہے۔ یا لا شعور مکمل طور پر لا فانی ہے۔ یہ فنا اور بقاء بذات خود کیا ہیں۔ انکی اصل حقیقت کیا ہے۔

ہم جو کچھ سن رہے ہیں۔ اسکی اصیلیت کیا ہے۔ کیا جو ہم نہیں سن پا رہے۔ وہ اہم تر ہے یا اسکا متضاد۔ قوتِ سماعت ہمیں کیا سنا ناچا ہتھی ہے۔ کیا یہ تو نہیں، کہ وہ ہمیں کچھ بھی سنانے پر قادر نہیں۔ ہمیں وہی سنایا جاتا ہے، جو ہم سننا چاہتے ہیں۔ پھر قوتِ سماعت کی اہمیت کیا ہے۔ جو کچھ نہیں سن رہے، اسکا ادراک کیسے ہوگا۔ کیونکر ہوگا۔ کیا اسکا ادراک ہونا بھی چاہیے یا نہیں۔ اگر نہیں، تو کیوں نہیں۔ اور اگر ہم ادراک سے محروم ہیں تو کیوں ہیں۔ زندگی اور موت میں محدود سے لامحدود کا سفر کرتے ہیں۔ یاداصل لامحدود کچھ بھی نہیں ہے۔ محدود اور لامحدود دونوں ایک ہیں۔ یا شائد ان دونوں کا وجود ہی نہیں ہے۔ تمام عناصرِ قدرت غیر حقیقی ہیں۔ سب کچھ۔ میرے مالک، یہ سب کچھ کیا ہے۔ میرے مالک، یہ سب کچھ کیوں ہے۔ بالآخر ایسا سب کیونکر ہے!

راوِ منظر حیات